اختتامی کلمات

جناب قاسم نواز، مینجنگ ڈائریکٹر، ایس بی پی بی ایس سی

محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان

23 دسمبر 2016ء

وائس چانسلر محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان

بینکنگ اور کاشتکار برادریوں کے ارکان

خواتین و حضرات

السلام علیکم اور صبح بخیر

جنوبی پنجاب میں زراعت کے غیر فصلی شعبہ کی ترقی سے متعلق اس میلے میں تمام معزز مہمانوں اور شرکاء کو خوش آمدید۔ ملتان میں ہمارا فیلڈ آفس اور محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹ مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے بینکوں اور مختلف سٹیک ہولڈرز کی شراکت سے اس تقریب کا کامیابی سے انعقاد کیا۔ خاص طور پر میں زرعی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر آصف علی صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے اس میلے کا اہتمام کرنے میں بے حد تعاون کیااور خصوصاً میں مقررین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس موضوع پر حاضرین کو اپنے علم اور دانش

مجھےبے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے اور میرے لیے اعزازکی بات ہے کہ میں زراعت کے غیر فصلی شعبہ کی ترقی سے متعلق اس مہم کا حصہ ہوں۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان اس شعبہ کی ترویج و ترقی کے لیے مسلسل اقدامات کر رہا

ہے جس میں وطنِ عزیز کے طول و عرض میں اس طرح کے کثیر پروگراموں کا انعقاد بھی شامل ہے۔ آج کی یہ تقریب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

زراعت کے مذکورہ شعبہ کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لیے اعدادو شمار، مسائل، مواقع اور سٹیٹ بینک کے کردار کا جائزہ لیتے ہیں۔

ہر ملک کی معاشی ہیئت مختلف شعبہ جات کی فعالیت اور کارکردگی سے تشکیل پاتی ہے۔ پاکستان کی معیشت کو آبادی اور مالیاتی سرگرمیوں کے لحاظ سے دو حصوں یعنی شہری اور دیہی معیشت میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان کی اڑسٹھ فیصد یعنی تقریباً دو تہائی آبادی زرعی علاقوں میں رہتی ہے۔ ان کا بڑا انحصار زراعت اور اس سے منسلک ذرائع پر ہے اور وہ جغرافیائی و موسمیاتی عوامل کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ سیکٹر روزگار اور آمدنی کا اہم ترین سرچشمہ ہے۔ ملکی معیشت کا سب سے بڑا ذریعہ ہونے کے باوجود GDP میں رسمی یا فصلی زراعت کا حصہ 19.82 فیصد اور روزگار میں 42.3 فیصد ہے، جبکہ مویشی پالنے کے شعبے کا زراعت میں حصہ 58.5 فیصد ہے۔

چنانچہ حکومت ، سٹیٹ بینک اور متعلقہ ادارے زراعت کے غیر فصلی شعبے کی کلیدی اہمیت ، اس کے حجم، معاشی ترقی میں کردار کو جانچتے ہوئے اس کے فروغ کے لیے رو بہ عمل ہیں جس میں بالواسطہ یا بلا واسطہ سرمائے کی فراہمی، پروسیسنگ ، مارکیٹنگ اور دیگر سہولیات کی فراہمی شامل ہے۔ یہ اقدامات اس سیکٹر کی تیز تر نشوونما کا سبب بنتے ہیں۔ عام تاثر یہ ہے کہ غیر فصلی شعبہ سے فائدہ کم ہوتا ہے اور ملکی ترقی کے ساتھ اس میں کمی آتی ہے۔ تاہم اب اس سیکٹر کی اہمیت اجاگر ہوئی ہے ، معاشی ترقی، اور روزگار میں اضافے میں اس کے کردار کو پہچانا جا رہا ہے۔

سٹیٹ بینک نے زرعی سرمایہ کاری تک رسائی کو بڑھانے کے لیے کئی اہم اقدامات کیے ہیں جن میں ایگریکلچر فنانس میں اضافہ، قواعد و ضوابط کے نقائص کا خاتمہ، کمرشل بینکوں کی تربیت، معلومات کی فراہمی اور زراعت سے وابستہ لوگوں کے لیے رہنمائی مہم شامل ہیں ۔ آگاہی فراہم کرنے والی ان تقریبات میں کسانوں کو زرعی قرضے سے متعلق مصنوعات، حساب کتاب، سرمائے کی بہتر نظام کاری، اور قرضوں کے حصول سے متعلق ضروری معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔ نیز، غیر فصلی شعبہ کے لیے یہ خصوصی اقدامات کیے گئے ہیں۔

گائیڈ لائنز فار لائیوسٹاک فنانسنگ کے نام سے ایک مفصل دستاویز مرتب کی گئی جس کی بنیاد پر بینکوں نے اس سیکٹر میں سرمایہ کاری کے لیے مصنوعات بنائی ہیں ۔ اس دستاویز میں کیپیٹل فنانسنگ یعنی سرمایہ کاری، طویل مدتی قرضوں اور کمپوزٹ لون فیسلٹی کے لیے تفصیلی اصول و ضوابط دیے گئے ہیں۔

فاسٹ ٹریک لینڈنگ پروگرام: غیر فصلی شعبہ کے قرضوں کی فراہمی کے لیے سٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کو ٹارگٹ دیے جس کی وجہ سے اس سیکٹر کی سرمایہ کاری جو 2012 میں97.6 ارب روپے تھی، 2016 میں بڑھ کر 292 ارب روپے اور صارفین کی تعداد272,000 سے بڑھ کر 755,000 ہو گئی ہے۔ اس سلسلے میں ہر تین ماہ اور چھ ماہ بعد اجلاس منعقد ہوتے ہیں جن میں بینکوں کے اہداف کے حصول کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل تشکیل دیا جاتا ہے۔

حال ہی میں شروع ہونے والے پرائم منسٹر یوتھ لون پروگرام کا ستر فیصد حصہ زراعت پر مشتمل ہے جس میں ڈیری اور لائیو سٹاک کا حصہ ستر فیصد ہے۔

مویشیوں کو بیماریوں اور اموات سے ہونے والے نقصان کے خطرے کو کم کرنے کے لیے سٹیٹ بینک نے لائیو سٹاک انشورنس سکیم دی ہے ،اس سکیم کے تحت حکومت ان کسانوں کا انشورنس پریمیم اد ا کر رہی ہے جنہوں نے دس یا اس سے کم مویشی پالے ہوئے ہیں۔ یہ سکیم مویشی پالنے کے لیے قرضوں کی فراہمی میں اہم پیش رفت ہے۔

پروڈینشل ریگولیشن برائے زراعت: سٹیٹ بینک نے کسانوں کو نان فارم قرضوں کی فراہمی سے آگاہ کرنے کے لیے متعدد سیشن منعقد کیے ہیں۔

سٹیٹ بینک پورے ملک میں فارمرفنانشل لٹریسی پروگرام کے تحت کسانوں کی مالیاتی تعلیم و تربیت کر رہا ہے تا کہ وہ مزید سرمائے کے حصول اور اپنے وسائل کو بہتر طور پر سمجھ اور سنبھال سکیں ۔

پانچ ایکڑ اور اس سے کم زمین مالکان کے لیے فنانسنگ سکیم کا اجراء کیا گیا ہے۔

پاکستان میں ویلیو چین فنانسنگ کے فروغ کے لیے سٹیٹ بینک نے ماہرین کی خدمات حاصل کیں جنہوں نے 6 ویلیو چینز کا تفصیلی مطالعہ کیاجن میں لائیو سٹاک اور ڈیر ی شامل ہیں۔ اس ریسرچ کے نتیجے میں مربوط ویلیو چین سے متعلق

اہم نکات کی نشاندہی ہوئی ہے اور بہت سے بینکوں نے ڈیری اور لائیو سٹاک ویلیو چین فنانسنگ سے متعلق اپنی مصنوعات تیار کی ہیں۔

غیر فصلی شعبہ سے منسلک چیلنجز بھی ہیں جن کا ذکر نہ کرنا نا انصافی ہوگی۔

- تعلیم اور آگاہی کی کمی
- غیر مناسب بنیادی ڈھانچہ یعنی انفراسٹرکچر
- بینکوں کی مصنوعات کو صارفین کی ضروریات کے مطابق استوار کرنا
- مارکیٹنگ کا غیر مناسب بنیادی ڈھانچہ
- مزید تحقیق کی ضرورت
- جدید ٹیکنالوجی کا کم استعمال
- فنانسنگ سکیموں سے بے خبری کی وجہ سے سرمائے تک رسائی کا نہ ہونا

اس تمام گفتگو سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ غیر فصلی شعبے میں ترقی اور فروغ کے بے حد مواقع موجود ہیں اور ہم سب کو اس شعبہ کے فروغ اور ترقی کے لیے مل کر چلنا ہوگا۔ اس ضمن میں سٹیٹ بینک اپنا کلیدی کردار ادا کرتے ہوئے متعلقہ اداروں اور افراد کے ساتھ مل کر اس طرح کے معلوماتی سیشن اور دیگر اقدامات کر رہا ہےاور تمام متعلقہ اداروں کو ضروری کاوشیں کرنے کی ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ بینکوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ بنیادی سطح پر آگاہی فراہم کریں تا کہ غیر فصلی شعبہ پھلے پھولے اور اس سے مزید بہتر نتائج حاصل کیے جا سکیں۔

شکریہ